سوال

(375) شرعی وقف کےلیے تقرب الٰہی کی نیت ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایسا وقف جو بخیال ثواب عقبیٰ و حصول تقرب خداوندی نہ کیا گیا ہو بلکہ محض دین کی ادائیگی سے بچنے کی غرض سے کیا گیا ہو از روئے فقہ حنفی جائز ہے؟ واقف کی نیت وغرض قرائن و حالات و شہادت گواہان معتبر سے ثابت ہوگئی ہے یعنی یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ یہ وقف محض دین جائز کی ادائیگی سے بچنے کی غرض سے کیا گیا ہے ایسی صورت میں کیا فقہ حنفی وقف کو جائز قرار دے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسا وقف جو سوال میں مذکور ہے از روئے فقہ حنفی جائز نہیں ہے عدم جواز کی وجہ یہ ہے کہ وقف مسلم کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ وقف فی نفسہ قربت ہو یعنی ایسا وقف ہو جس سے تقرب خداوندی حاصل کیا جائے اور وقف مذکور ایسا نہیں ہے در مختار میں ہے۔

"وشرطہ شرط سائر التبرعات کحریة وتکلیف وان یکون قربة فی ذاتہ "[1]

(وقف کی شرط جملہ عطیات کی شرط کی طرح ہے جیسے آزاد کرنا اور پابند کرنا اور پھر یہ کہ وہ فی ذاتہ قربت ہو)

"ردالمختار"(360/3 مطبوعہ مصر) میں ہے

"قولہ: وان یکون قربة فی ذاتہ اي بان یکون من حیث النظر الی ذاتہ وصورتہ قربة والمراد ان یحکم الشرع بانہ لو صدر من المسلم یکون قربة حملا علی انہ قصد القربة واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ان کے اس قول وان یکون قربة فی ذاتہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی ذات اور صورت کے اعتبار سے قربت ہو اس سے مراد یہ ہے کہ شریعت نے یہ حکم لگایا ہو کہ اگر وہ (وقف) کسی مسلمان کی طرف سے ہوا ہے تو وہ قربت ہو اس بات پر محمول کرتے ہوئے کہ اس (واقف) نے قربت کی نیت وارادہ کیا ہے تو یہ بات متعین ہوگئی کہ یہ شرط صرف مسلمان کے وقف کیے ہوئے (مال وغیرہ) میں ہے)

---

[1]۔ الدر المختار مع رد المختار (341/4)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری]

کتاب الوقف، صفحہ:**589**

محدث فتویٰ